



”نوزائیدہ بچے کی سماعت کو جانچنے کا آلہ ”سوہ م

Posted On: 18 JUL 2017 6:10PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 18 جولائی۔ نوزائیدہ بچے کی سماعت کو جانچنے کے، ملک کی ی میں تیار کیے گئے آلہ ”سوہ م“ کا باقاعدہ طور پر آغاز سائنس اور ٹیکنالوجی وارضیاتی علوم کے وزیر مملکت وائی ایس چودھری نے کل نئی دہلی میں کیا۔ نوزائیدہ بچے کی سماعت کو جانچنے کا آلہ بایوڈیزائن کے بین الاقوامی اسکول ایس آئی بی نے تیار کیا ہے اور یہ میسرز سوہ م انوویشن لینز انڈیا پرائیویٹ لمیٹیڈ کا ایک اسٹارٹ اپ ہے۔

اختراعی انداز کا یہ طبی آلہ ، حکومت ہند کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت کے بایوٹیکنالوجی محکمہ کی ی میں کیے تحت تیار کیا گیا ہے۔ ایس آئی بی کی ی میں کیے کا ایک اہم پروگرام ہے جس کا مقصد اختراعی اور مناسب قیمت والے طبی آلات تیار کرکے بھارت کی کلینکل ضرورتوں کو پورا کرنا ہے نیز بھارت میں طبی ٹیکنالوجی کے اختراع کاروں کی نئی نسل کو تربیت دینا ہے۔ حکومت ہند کی میک ان انڈیا مہم کے تحت ایک قابل قدر تعاون ہے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد مشترکہ طور پر ایمر اور آئی آئی کی دہلی میں بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ ملکر کیا ہے۔ اس پروگرام کی تکنیکی و قانونی سرگرمیوں کا بندوبست بائیوٹیک کنزوریشن انڈیا لمیٹیڈ کرتا ہے۔

سوہ م“ ایک کم قیمت کا آلہ ہے جو دماغ سے نکلنے والی سمعی درید کے ردعمل کا استعمال کرتا ہے تاکہ نوزائیدہ بچے میں سماعت کے ردعمل کی جانچ کی جاسکے۔ اب تک یہ ” ٹیکنالوجی اتنی زیادہ مہنگی تھی کہ اس تک رسائی ناممکن تھی اور زیادہ تر لوگ اس ٹیکنالوجی کو استعمال نہ کر سکتے تھے۔ اسٹارٹ اپ سوہ م نے اس ٹیکنالوجی کو کم وسائل کے اندر اندر تیار کیا ہے جس کا مقصد بھارت میں ہر سال پیدا ہونے والے تقریباً دو کروڑ ساٹھ لاکھ بچوں کی سماعت کی جانچ کرنے کی سہولت فراہم کرنا ہے۔

سب سے زیادہ پیدائشی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ بھی ہے کہ سماعت رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے جو جینیاتی اور غیرجینیاتی دونوں عوامل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ان عوامل کا تعلق زیادہ تر کم وسائل والی معیشتوں سے ہے جیسا کہ بھارت میں ماحول پایا جاتا ہے جہاں حفظان صحت کا جدیدترین نظام نہ ہے ایسی جگہوں پر سماعت سے محرومی کی تشخیص نہ ہوتی ہے۔ لہذا جب اس کا پتہ چار سال کے بعد لگتا ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے کہ اس نقصان کی بھرپائی ہو سکے اور اس کی وجہ سے بہت سی دیگر پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے بات چیت کی صلاحیت نہ پیدا ہونا اور یہ ان تک کہ دماغی بیماریوں کا بھی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مجموعی طور پر اس سے بچے کی شخصیت پر جذباتی اور معاشی طور پر پوری زندگی کے لیے گہرا منفی اثر پڑتا ہے۔

عالمی سطح پر سالانہ طور پر سماعت سے محروم آٹھ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں جن میں سے بھارت میں تقریباً ایک لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نقصان کا جلد از جلد پتہ لگایا جائے جس سے وقت پر علاج اور باز آبادکاری ہو سکے۔ سوہ م ٹیم نے ایک جانچ آلہ تیار کیا ہے جو نوزائیدہ بچوں کی وقتاً فوقتاً جانچ کی سہولت فراہم کرے یا کریگا جس سے امکان ہے کہ بچوں کی ابتدائی پرورش کے دوران ہی مدد کی جاسکے گی۔

ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جانے والا سماعت کی جانچ کرنے والا سوہ م آلہ دماغ کی سمعی لہروں کی تین الیکٹروڈز کے ذریعے پیمائش کرتا ہے جو بچے کے سر میں موجود ہوتے ہیں۔ جب ان میں آکسایا جاتا ہے تو یہ دماغ کے سمعی نظام کے ذریعے ظاہر کیے گئے الیکٹریکل ردعمل کو پڑھ لیتا ہے۔ اگر کوئی ردعمل ظاہر نہ ہو تو بچے کی سماعت نہ ہو کر یا تا۔ بٹری سے چلنے والا یہ آلہ بچوں کے لئے برقی آلہ کے مقابلے میں خطرات کا حامل نہ ہے اور بچے اس کی جانب غیرضروری طور پر متوجہ بھی نہ ہوں گے۔ دوسرے جانچ نظام کے مقابلے میں اس آلہ کا ایک کلیدی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس آلہ کو دانشورانہ حقوق حاصل ہیں جس میں ایسے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں جو شور وغل کو جانچ سگنل سے الگ کر لیتے ہیں۔ یہ بہت اہم بات ہے کیوں کہ صحت کلینکس میں عام طور پر بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور شور وغل ہوتا ہے۔ آلہ پانچ کلینکل مراکز میں نصب کیا گیا ہے۔ جہاں سماعت کی جانچ کے پروگرام چلائے جارہے ہیں۔ جس کا مقصد ہے کہ سال میں ان دو فیصد بچوں کی سمعی جانچ کرنا ہے جو اسپتال میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کی اس بیماری میں اضافہ نہ ہو جاتا ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد یہ ہے کہ بھارت میں پیدا ہونے والے بچے کی سمعی جانچ کی جائے۔

م ن ا س ع ن

U-3275

(Release ID: 1495907) Visitor Counter : 2

